۱۴۰۴۱۸۲

اسلامی حقوق بشر کی سیریز (۴)

اسلام میں انفرادی سیکورٹی

تالیف
ڈاکٹر عباس خواجہ پیری

ترجمہ
سید گلشن نقوی

www.ketab.ir

مشخصات

کتاب کا نام	اسلام میں انفرادی سیکورٹی
تحریر	ڈاکٹر عباس خواجہ پیری
ترجمہ	سید گلشن عباس نقوی
نظر ثانی	سید حسین اختر رضوی اعظمی
کمپوزنگ	الغدیر فاؤنڈیشن ہندوستان
ناشر	آثار سبز پبلیکشن
تعداد	ایک ہزار
پرایس	اہدائی
تاریخ اشاعت	پہلا ایڈیشن 2016
شابک	۹۷۸-۶۰۰-۷۴۴۱-۷۸-۷

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خیابان سمیہ بین شہید مفتح و شہید موسوی پلاک 173

تہران ایران فون ۸۸۸۳۱۴۱۰

سرشناسه	:	خواجه‌پیری، عباس، ۱۳۳۹ -
عنوان قراردادی	:	امنیت فردی در اسلام .اردو
عنوان و نام پدیدآور	:	اسلام میں انفرادی سیکورٹی/ تألیف عباس خواجه‌پیری؛ ترجمه سید گلشن نقوی.
مشخصات نشر	:	تهران: آثار سبز، ۱۳۹۴.
مشخصات ظاهری	:	۱۷۸ ص.؛ ۱۰/۵ × ۲۱/۵ س‌م.
شابک	:	978-600-7441-78-7
وضعیت فهرست نویسی	:	فیپا
یادداشت	:	اردو.
یادداشت	:	کتابنامه: ص. [۱۷۴] - ۱۷۷؛ همچنین به صورت زیرنویس.
موضوع	:	امنیت روانی -- جنبه‌های مذهبی -- اسلام
موضوع	:	امنیت روانی -- جنبه‌های قرآنی
شناسه افزوده	:	نقوی، سیدگلشن عباس، مترجم
رده بندی کنگره	:	BP۱۳۹۴۲۳۱ ۸۰۴۶الف۸۴خ/
رده بندی دیویی	:	۴۸۳۲/۲۹۷
شماره کتابشناسی ملی	:	۴۱۸۱۲۱۲

www.ketab.ir

فہرست

گفتار مؤلف ۹

مقدمہ ۱۲

انسان کی زندگی میں سیکورٹی کی اہمیت ۱۷

سیکورٹی کی قسمیں ۲۷

انفرادی سیکورٹی کے معنی ۳۷

سیکورٹی کا قلمرو ۴۴

الف - عقائد و نظریات کی سیکورٹی ۴۷

ب - اظہار رائے کی سیکورٹی: ۵۱

ج - عزت و آبرو کی سیکورٹی: ۵۴

د - نجی زندگی کی سیکورٹی: ۵۶

ہ - ملکیت کی سیکورٹی: .... [illegible]

انفرادی سیکورٹی کی فراہمی میں دین کا کردار ۶۴

اسلام اور انفرادی سیکورٹی ۸۱

www.ketab.ir

سیکورٹی اور ترقی و پیشرفت ۹۰

معنوی سیکورٹی کی فراہمی کے ذرائع ۹۷

۱۔ اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا: ۹۷

۲۔ اللہ تعالی پر ایمان: ۹۸

۳۔ توحید اور خدائے واحد کی عبادت: ۱۰۰

۴۔ قیامت پر ایمان: ۱۰۱

۵۔ نیک اعمال کی انجام دہی: ۱۰۲

۶۔ تقوی اور پرہیزگاری: ۱۰۳

۷۔ اللہ تعالی کی اطاعت: ۱۰۴

۸۔ اللہ تعالی کو دوست رکھنا ۱۰۵

۹۔ خلوص پر مبنی انفاق: ۱۰۶

انفرادی سیکورٹی کو لاحق خطرات ۱۰۷

الف۔ جسمانی خطرات: ۱۰۷

ب۔ اقتصادی خطرات: ۱۰۸

ج۔ شہری حقوق کو لاحق خطرات: ۱۰۹

www.ketab.ir

د۔افراد کی آبرو اور حیثیت کو لاحق خطرات: ۱۰۹
انفرادی سیکورٹی کے دفاع کے طریقہ ہائے کار........۱۲۱
۱۔دینداری کی تقویت:..................۱۲۳
۲۔اخلاقی بنیادوں کی تقویت: ۱۲۴
۳۔فرض شناسی کی تقویت:..........۱۲۷
۴۔انسانی تعلقات کی اصلاح اور ان کی تقویت: . ۱۲۹
۵۔اسلامی قوانین پر صحیح عملدرآمد کی نگرانی: ... ۱۳۳
۶۔جائز شہری آزادیوں کا خیال رکھنا: ۱۳۶
۷۔تعلیم و تربیت: ۱۳۷
۸۔عدم تحفظ کے احساس کا خاتمہ: ۱۳۸
۹۔بدامنی کے اسباب کا قلع قمع کرنا:........۱۳۹
۱۰۔حدود الٰہیہ کا نفاذ:.............۱۴۱
۱۱۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر:........۱۴۸
۱۲۔عدالتی نظام کی تقویت:..........۱۵۱
۱۳۔ذرائع ابلاغ اور اشاعت و نشریات کی نگرانی: ۱۵۵

www.ketab.ir

۱۴۔ جہاد: ۱۵۸
انفرادی سیکورٹی اور اجتماعی سیکورٹی کے حدود ۱۶۴
انفرادی سیکورٹی کی فراہمی کے سلسلے میں حکومت کے
فرائض ۱۶۹

www.ketab.ir

گفتار مؤلف

ماسکو میں اسلامی جمہوریہ ایران کے ثقافتی اتاشی کی دعوت پر بعض فائونڈیشن کے محترم حکام کے ساتھ روس کا سفر کرنے، اس سرزمین میں ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ کی راہوں کا قریب سے جائزہ لینے اور موجود وسائل کی بنیاد پر لازم و ضروری قابل عمل پروگرام تدوین کرنے کی توفیق اور سعادت حاصل ہوئی۔

اس سفر کے دوران روس اور تاتارستان کی مختلف دینی اور ثقافتی شخصیات کے ساتھ اہم اور مفید ملاقاتیں انجام پائیں، خاص طور پر ان دو ملکوں کے دینی امور کے اداروں کے حکام سے جو ملاقاتیں ہوئیں، ان میں ہم نے دیکھا کہ وہ اسلامی کتب اور متون حتی اسلامی اخلاق و معارف کے موضوع پر درسی کتب میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی فراہمی کے خواہاں ہیں۔

ان حکام کی جانب سے شدید دلچسپی کے اظہار اور رشین فیڈریشن خصوصاً شمالی قفقاز اور ولگا ساحل کی جمہوریاؤں میں مسلمانوں کی تقریباً دو کروڑ آبادی اور سابق سوویت یونین کی

www.ketab.ir

جمہوریاؤں میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی ایک بڑی تعداد (کہ جو روسی زبان جانتی ہے)، اور اسی طرح ان ملکوں کے لوگوں کی پبلک ٹرانسپورٹ میں مطالعہ کی بہت ہی اچھی عادت کی وجہ سے ادارہ تحریک ترجمہ نے (کہ جس نے تقریباً ایک سال سے اسلامی معارف و تعلیمات سے متعلق کتابوں کے ترجمہ اور انٹرنیٹ پر ان کی اشاعت کا کام شروع کیا ہے) روسی زبان جاننے والے لوگوں کو اپنا اصلی مخاطب قرار دیا ہے اور وہ اس سلسلے میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

بندہ حقیر نے بھی اسلامی حقوق بشر کے میدان میں اپنے دس سال سے زائد عرصے کے مطالعے کی بنیاد پر "اسلامی انسانی حقوق بشر کی سیریز" کے نام سے نسبتاً سلیس، عام فہم اور مختصر کتابیں تحریر کرنے اور انہیں روسی زبان میں ترجمہ اور شائع کر کے روسی زبان جاننے والے افراد کو اسلامی حقوق بشر کے اعلیٰ اصولوں سے روشناس کرانے کا فیصلہ کیا۔ اب تک اس سیریز کی تین کتابیں مبانی حقوق بشر در اسلام، حق حیات در اسلام اور اسلام و حق حریم

www.ketab.ir

خصوصی کے ناموں سے فارسی میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں سے بعض کا روسی زبان میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے اور عنقریب شائع ہوجائیں گی۔ زیر نظر کتاب اس سیریز کی چوتھی جلد ہے۔ فارسی میں شائع ہونے کے ساتھ ہی روسی زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہوجائے گا۔

میں اس توفیق کے حاصل ہونے پر خداوند متعال کا شکر گزار ہوں اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ یہ کام مسلسل جاری رہے۔

ڈاکٹر عباس خواجہ پیری

خرداد ماہ ١٣٩٢ ہجری شمسی

تہران اسلامی جمہوریہ ایران

www.ketab.ir

مقدمہ

{یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ}[1]

انسانی حقوق کا موضوع فطری ہونے کی وجہ سے اس وقت سے زیر بحث رہا ہے جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے۔ جب سے انسان کرۂ ارض پر قیام پذیر ہے تب سے انسانی حقوق کے موضوع نے جنم لیا۔ اس کے بعد بنی نوع انسان اور انسانی معاشروں میں جیسے جیسے اضافہ ہوتا گیا ویسے ویسے اس موضوع میں وسعت آتی رہی اور انسانی حقوق کا موضوع ہمیشہ حریت پسندی کی تحریکوں کا سرچشمہ قرار پایا اور انسان کی ابدی آرزو کے طور پر ہمیشہ باقی رہا۔

---

[1]۔ سورۂ حجرات آیت نمبر ۱۳

مؤرخین کو تحقیقات کے دوران ایسی دستاویزات ملی ہیں جو دو ہزار سال قبل مسیح سے بھی زیادہ پرانی ہیں اور ان میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی تاکید کی گئی ہے۔

سن ۶۱۰ عیسوی میں دین اسلام کا ظہور بھی تاریخ انسانیت کا ایک سنہری ترین اور ہمیشہ باقی رہنے والا باب ہے جو اپنی تعلیمات خصوصاً انسانی حقوق سے متعلق تعلیمات کے باعث بہت ہی کم عرصے میں دنیا کے ایک بہت بڑے حصے میں ظلم و ستم کے شکار لوگوں میں مقبول ہوا اور بہت سے لوگ اس پر ایمان لے آئے۔

مشہور مفکر اور محقق ابوالاعلیٰ مودودی کے بقول یورپ والوں کی عادت سی بن چکی ہے کہ وہ ہر اچھی بات کو اپنے آپ سے منسوب کر لیتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انسانیت نے جس نعمت تک بھی رسائی حاصل کی ہے اس کا سرچشمہ وہی ہیں۔ برطانیہ کا منشور میگنا کارٹا (Magna Carta) انسانی حقوق کی پہلی یورپی دستاویز کے طور پر سنہ ۱۲۱۵ عیسوی میں اس وقت کے بادشاہ جان کے توسط سے جاری کیا گیا حالانکہ یہ دستاویز ظہور اسلام کے چھ سو

www.ketab.ir

سال سے زیادہ عرصے کے بعد جاری کی گئی۔ یہ دستاویز اور اس کے بعد کی دستاویزات انسانی حقوق کے قافلے سے یورپ کے پیچھے رہ جانے، انسانی قدر و منزلت پر ان کی عدم توجہی اور کئی صدیوں تک انسانیت پر روا رکھے جانے والے مظالم کا ان کی جانب سے دیر سے مقابلہ کیے جانے کی ایک مضبوط دلیل شمار ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کے موضوع کے مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے انسانی حقوق کا جو نظام پیش کیا ہے وہ انسانی حقوق کے اس نظام سے زیادہ جامع اور کامل ہے جس کا دعوی یورپ کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان اور اس کی مادی و معنوی خصوصیات سے متعلق یورپ اور اسلام کے لیگل سسٹمز میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔

اسلامی شریعت میں فضیلت کے معیاروں میں انسان کی معنویت اور انسانیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے جب کہ انسان سے متعلق یورپ کا زاویۂ نگاہ معنوی اور اخلاقی امور پر مبنی نہیں ہے۔

www.ketab.ir

دوسری جانب اخلاق اور مذہب چونکہ انسانی حقوق پر عملدرآمد کی بہترین ضمانت ثابت ہوسکتے ہیں اس لئے ہر معاشرے میں اخلاقی اور مذہبی اقدار کی تقویت انسانی حقوق کی حمایت کا دائرہ وسیع ہونے کا سبب بنتی ہے جب کہ اخلاقی انحطاط اور مذہبی اقدار سے بے اعتنائی انسانی حقوق پر بلاواسطہ طور پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے نتیجتا انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ بنابریں اگر کسی معاشرے میں لازم الاجراء قوانین کے لئے عظیم معنوی اور اعتقادی پشت پناہی موجود نہ ہو تو مطلوبہ نتیجہ حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق سے متعلق اداروں کی جانب سے اور موجودہ بین الاقوامی دستاویزات میں مذہب اور دینی عقائد کی جانب توجہ نہ دیئے جانے کی وجہ سے عصر حاضر میں انسانی حقوق کی حمایت کے سلسلے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں دنیا کے ہر خطے میں روزانہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے افسوسناک واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

www.ketab.ir

مقالات کے اس سلسلے میں ہم خالص اسلامی تعلیمات کو بطور اجمال پیش کرکے یورپ والوں کے بلند بانگ لیکن کھوکھلے دعوؤں کے مقابلے میں اسلام کی عظیم شریعت کی حقانیت بیان کرنا چاہتے ہیں تاکہ سب لوگ جان لیں کہ انسانیت کس حد تک اسلام اور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی مرہون منّت ہے۔

من اللہ التوفیق

www.ketab.ir